تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد دوازدہم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ ——— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ——— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۔ پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون نمبر : ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ——— فتاوٰی رضویہ جلد دوازدہم

تصنیف ——— شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ کرامت ——— مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سرپرستی ——— مولانا صاحبزادہ محمد عبد المصطفٰی ہزاروی ناظمِ اعلٰی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ——— مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبۂ نشر و اشاعت 〃 〃 〃 〃 〃 〃

ترجمہ عربی عبارات ——— حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

پیش لفظ ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

ترتیبِ فہرست ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

تخریج و تصحیح ——— مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا محمد عباس رضوی

کتابت ——— محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)

پیسٹنگ ——— مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

صفحات ——— ۶۸۸

اشاعت ——— رجب المرجب ۱۴۱۸ھ / نومبر ۱۹۹۷ء

مطبع ———

ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

قیمت ——— روپے

ملنے کے پتے :

- رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

  ۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲

- مکتبۂ اہلسنت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور
- شبیر برادرز ، ۴۰ بی ، اردو بازار ، لاہور

نظیر ۴: قریش نے جب زمانہ جاہلیت میں کعبہ از سرِ نو بنایا بوجہ تنگیٔ خرچ کچھ اپنی اغراضِ فاسدہ سے بنائے خلیل صلے اللہ تعالٰی علٰی ابنہ وعلیہ وبارک وسلم میں بہت تغیرات کر دیں، دو[2] دروازہ غربی و شرقی سے صرف ایک در شرقی رکھا اور اُسے بھی زمین سے بہت بلندی پر نکالا کہ جسے چاہیں داخلے سے مشرف ہونے دیں جسے چاہیں محروم رکھیں، گزوں زمین جانبِ شمال چھوڑ دی کہ عمارت بڑھانے میں خرچ زیادہ درکار تھا بآنکہ یہ صریح بدعتِ جاہلیت و تغیرِ سنّتِ ابراہیمی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تھی مگر حضور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے محض بغرضِ حفظِ دینِ نو مسلمین اُسے قائم و برقرار رکھا کہ تغیر بے ہدم عمارت موجودہ نہ ہوتی خدا جانے ان کے دلوں میں کیا وسوسہ گزرے۔ صحیحین میں ہے:

عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت سألت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الجدار من البیت ھو قال نعم قلت فما لھم لم یدخلوہ فی البیت قال ان قومك قصرت بھم النفقۃ قلت فما شأن بابہ مرتفعا قال فعل ذٰلك قومك لیدخلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا ان قومك حدیث عھدھم الجاھلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبھم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابہ بالارض[1] وفی اخری ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لھا یاعائشۃ لولا ان قومك حدیث عھد بجاھلیۃ لامرت بالبیت فھدم فادخلت فیہ ما اخرج منہ والزقتہ بالارض وجعلت لہ بابین بابا شرقیا وبابا غربیا فبلغت بہ اساس ابراھیم[2] الخ

ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حطیم کی دیوار کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ بیت اللہ کا حصّہ ہے، حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، میں نے دریافت کیا اس کو قریش نے بیت اللہ میں کیوں داخل نہیں کیا' آپ نے فرمایا: تمھاری قوم کے پاس خرچ کم ہوگیا تھا، میں نے پوچھا پھر اس کا دروازہ اتنا بلند کیوں ہے، تو آپ نے فرمایا کہ تمھاری قوم نے یہ اس لئے کیا تاکہ وُہ جس کو چاہیں بیت اللہ میں داخل کریں اور جس کو چاہیں روک دیں' اگر تمھاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا اور مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ ان کے دلوں کو بُرا لگے گا تو میں حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔ اور دُوسری روایت یہ ہے کہ نبی انور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت کے زمانہ کے قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کو گرانے کا

---

[1] و [2] صحیح بخاری باب فضل المکۃ وبنیانہا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۱۵

حکم دیتا اور اس میں سے جو خارج کر دیا گیا ہے میں اس کو اس میں داخل کر دیتا اور اس کو زمین کے برابر کر کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ مشرقی اور ایک دروازہ مغربی، اور میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ (ت)

یہ تقریر اگرچہ دعوٰی ممانعت کے اثبات سے قاصر یا سراسر غلط ہی سہی مگر شک نہیں کہ اب تکفیر قطعًا محال کہ اس میں نفس اباحت کا کہ ضروریاتِ دین سے تھی انکار نہ ہوا بلکہ اس میں کسی ایسی چیز کا بھی انکار نہیں جس کی وجہ سے تکفیر درکنار تضلیل ہو سکے غایت یہ کہ خطا و غلط کہئے وہ بھی بلحاظ دعوٰی ممانعت ورنہ شبہہ نہیں کہ نظائر مذکورہ ان بلاد میں نکاحِ ثانی سے مصلحۃً احتراز کی وجہ موجہ ہو سکتی ہیں جبکہ نوبت تا وجوب وافتراض نہ ہو کما لا یخفٰی علی اولی النھٰی واللہ الھادی الی صراط سوی (جیسا کہ عقلمندوں پر مخفی نہیں ہے اور اللہ تعالٰی ہی سیدھی راہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔ ت)

بالجملہ تکفیر اہل قبلہ و اصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم و نکال کا صریح اندیشہ والعیاذ باللہ رب العالمین، فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے ہر قول و فعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع و فظیع ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں اگر کوئی ضعیف سے ضعیف، نحیف سے نحیف تاویل پیدا ہو جس کی رُو سے حکمِ اسلام نکل سکتا ہو تو اس کی طرف جائیں اور اس کے سوا اگر ہزار احتمال جانبِ کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔

حدیث میں ہے حضور سید العالمین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الاسلام یعلو ولا یعلٰی[1]۔ اخرجه الرویانی والدارقطنی والبیھقی والضیاء فی المختارۃ والخلیل کلھم عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنه۔

اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اس کو رویانی، دارقطنی، بیہقی، مختارہ میں ضیاء اور خلیل نے عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالاتِ کفر کی طرف جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں والعیاذ باللہ رب العالمین۔

حدیث ۲: فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

کفوا من اھل لا الٰہ الا اللہ لا تکفروھم

لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں سے زبان روکو انھیں

---

[1] سنن الدارقطنی باب المھر نشر السنۃ ملتان ۳/ ۲۵۲

بذنب فمن اکفر اھل لا الٰہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب[1] رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

کسی گناہ پر کافر نہ کہو، لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو جو کافر کہے وُہ خود کفر سے نزدیک تر ہے۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں سندِ حسن کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳ : فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ ولا تکفر بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل[2] رواہ ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تین باتیں اصل ایمان میں داخل ہیں، لا الٰہ الا اللہ کہنے والے سے باز رہنا اور اسے گناہ کے سبب کافر نہ کہا جائے اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہیں۔ (اس کو ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا۔ ت)

حدیث ۴ : فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

لا تکفروا احدا من اھل القبلۃ[3] رواہ العقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ

اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہو (اس کو عقیلی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

الحمدُ للہ کلام اپنی نہایت کو پہنچا اور حکم مسئلہ نے من جمیع الوجوہ رنگِ ایضاح پایا **خلاصۂ مقصود** یہ کہ عوام ہند جو نکاح بیوہ کو باتباعِ رسم مردود عنود ننگ و عار سمجھتے ہیں اور کیسی ہی حالت حاجت و ضرورت شدیدہ ہو معاذ اللہ حرام کے مثل اس سے احتراز رکھتے ہیں بُرا کرتے ہیں اور بہت بُرا کرتے ہیں، بیجا پر ہیں اور سخت بیجا پر، خان صاحب شیخ صاحب مرزا صاحب درکنار وُہ کوئی حضرت میر صاحب ہی ہوں تو کیا ان کی بیٹیاں نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خاص جگر پاروں سیّدۃ النساء بتولِ زہرا صلے اللہ تعالٰی علٰی ابیہا وعلیہا وسلم کی بطنی صاحبزادیوں سے زیادہ عزت والیاں بڑھ کر غیرت والیاں ہیں جن کے دو دو تین تین اور اس سے بھی زائد نکاح ہوئے سُبحان اللہ! ع

---

[1] المعجم الکبیر ترجمہ ۱۳۰۸۹ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۲/۲۷۲

[2] سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الغزو مع ائمۃ الجور آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۳۴۳

[3] نصب الرایہ بحوالہ العقیلی فی الضعفاء باب الاحادیث فی الاقتداء المکتبۃ الاسلامیہ ریاض ۲/۲۸

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

(ان خاکی عورتوں کو ان پاکباز عورتوں سے کیا نسبت۔ ت)

مسلمانو! ذرا کلمہ پڑھنے کی شرم کرو اور اپنے آقا اپنے مولا اپنے بادشاہ عرش بارگاہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شریعت چھوڑ کر ناپاکوں، گنڈوں، اینٹ پتھر کے بندوں کے قدم پر قدم نہ دھرو، ذرا غور تو کرو کس کی راہ چھوڑتے اور کس گمراہ کے پیچھے دوڑتے ہو ؎

بقول دشمن پیمانِ دوست شکستی

بہ بیں کہ از کہ بُریدی و با کہ پیوستی

(دشمن کے کہنے پر تُو دوست کے پیمان (عہد) کو توڑتا ہے، بنظرِ غائر دیکھ تُو کس سے قطع تعلق کر رہا ہے اور کس سے تعلق جوڑ رہا ہے۔ ت)

نکاح کی چھ صورتیں اور ان کے احکام مفصلاً گزرے انھیں بغور دیکھو اور بصدقِ دل عمل میں لاؤ کہ دنیا و آخرت کے منافع پاؤ، اور اس رسمِ نیک کے طعن و تشنیع سے قطعاً باز رہو کہ کہیں اس اندھے کنوئیں میں گر کر نورِ ایمان کو خیرباد نہ کہو، ادھر ان حضرات اہلِ تکفیر سے التماس کر شوق سے منکر کو اٹھائیے بُری رسم کو مٹائیے مگر ذرا اپنا بھی نفع و نقصان دیکھ بھالے، اپنا بھی دین و ایمان روکے سنبھالے، یہ کیا موقع ہے اور کو نصیحت آپ کو فضیحت، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ کی عظمت جانو تو اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سخت آفت مانو، یہاں زبان قابو میں ہے جسے چاہو کافر بتاؤ مشرک کہہ جاؤ مگر اس دن کا بھی کچھ جواب بنا رکھو جب لا الٰہ الا اللہ کو اپنے قائلوں کی طرف سے جھگڑتا دیکھو۔ اے لا الٰہ الا اللہ کے اتارنے والے! اہلِ لا الٰہ الا اللہ کو ہدایت فرما اور ہمیں لا الٰہ الا اللہ کے سچے ایمان پر دُنیا سے اٹھا آمین آمین الٰہ الحق آمین والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیّد المرسلین محمّد و اٰلہ و صحبہ اجمعین۔

الحمد للہ کہ یہ شافی جواب خفیف جلسوں میں ۱۵ صفر ۱۳۱۲ھ کو تمام اور بلحاظِ تاریخ اطائب التہانی فی النکاح الثانی ۱۳۱۲ھ نام ہُوا، امید کرتا ہُوں کہ یہ سب مباحثِ رائقہ و دلائلِ فائقہ حصّۂ خاصّۂ خامۂ فقیر اور اس مسئلہ کی توضیح اس مطلب کی تنقیح میں آپ ہی اپنی نظیر ہوں والحمد للہ اولاً و اٰخراً و باطناً وظاہراً والصلٰوۃ والسلام علٰی سیّد الانام محمّدٍ المجیب و اٰلہ الکرام وردا و صدرا وسرًا وجھرا والحمد للہ رب العالمین۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔